شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ

اور

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

ازقلم:

محدث العصر ناصر السّنۃ

ابو طاہر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

منہاج السنت ڈاٹ کام پر تمام ''پی ڈی ایف'' کتب قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

منہاج السنت النبویہ ﷺ لائبریری ٹیم

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ

اور

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ



ازقلم:

محدث العصر ناصر السّنة

ابو طاہر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و الصلوٰة و السلام على رسوله الأمين ، أما بعد:

حماد: هو ابن سلمة: أخبرنا عمار عن ابن عباس "کی سند سے ایک خواب مروی ہے جس میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا"۔

حَدَّثَنَاعَبدُالرَّحمٰن،حَدَّثَنَا حَمَّادبنُ سَلمة،عَن عَمَّاربنُ اَبِي عَمَّار،عَن ابن عَبَّاس رضی الله عنهما،قَالَ:رَاَيتُ النَّبِيِّ ﷺ فِي المَنَام بِنِصفِ النهار،اَشعثَ اَغبَر،معهقارورةُفيهادمُ عَلتَقِطُه اَويتَّبَّعُ فيها شيئاً، قَال:قُلتُ:يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ،مَاهذا؟قَال:((دَمُ الحُسَينِ رضی اللہ عنہ وَاَصحَابِه،لم اَزَل اَتتبَّعُهُ منذُاليَومِ))قَال عمار:فحَفظناذٰلک اليومَ،فوجدناه قُتِلَ ذٰلک اليَومِ۔

حدثناعفَّان،حدثناحمَّاد_هوابن سلمة_،اخبرناعمَّار،عن ابن عباس رضی الله عنهما، قال : رَاَيتُ النبيِّ ﷺ فِيمَايَرى النائِمُ بِنِصفِ انهار،وهوقائم،اَشعَثَ اَغبَر،بيدِه قارورة فيهادم،فقلت : باَبِي اَنتَ اُمي يارسول اللّٰه ﷺ،ماهذا؟قال:((هذادَمُ الحُسَينِ رضی اللہ عنہ وَاَصحَابِه، لم اَزَل اَلتَقِطُه منذُاليومِ)) فَاَحصَينَاذٰلک اليَومَ،فَوَجَدُوه قُتِلَ فِي ذٰلک اليَومِ۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں خون کی ایک بوتل تھی، میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، یہ کیا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔ (مسند احمد ۲۴۲/۱ وسندہ حسن)

میں نے ایک سوال کے جواب میں، تحقیق کے بعد لکھا: ‘‘ یہ روایت حسن لذاتہ ہے۔’’ (ماہنامہ الحدیث: ۱۰ ص ۱۳)

اس روایت کو درج ذیل علماء نے صحیح و قوی قرار دیا ہے:

حاکم (۲) ذہبی (۳) ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہم)، قال: وإسناده قوی (۴) البانی رحمۃ اللہ علیہ (۵) وصی اللہ عباس المدنی المکی حفظہ اللہ (۶) بوصیری (۷) شعیب اَرناووط (حنفی) وغیرہ محققین مسند الامام احمد، قالوا: إسناده قوی علیٰ شرط مسلم کہا ہے۔

یمن کے مشہور اہلِ حدیث عالم شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے ‘‘ الصحیح المسند مما لیس فی الصحیحین’’ (۱/۴۳۹، ۴۴۰، قال: ‘‘ هذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم)

شیخ حمود بن عبداللہ التویجری نے کہا: ‘‘ و إسناده صحیح علیٰ شرط مسلم’’ اور اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (اتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن و الملاحم و اشراط الساعة ج۱ص ۲۴۰)

میرے علم کے مطابق کسی معتبر محدث یا قابلِ اعتماد عالم نے اس روایت کو ضعیف، منکر یا شاذ نہیں کہا ہے۔

جدید دور میں حافظ ثناء اللہ ضیاء صاحب نے ‘‘ الحدیث’’ کی تحقیق کا ماہنامہ ‘‘الصراط’’ میں رد لکھا۔ (ج ا شمارہ: ۵، اکتوبر ۲۰۰۵ء) اس کا جواب الجواب راقم الحروف نے ‘‘ الحدیث’’ (شمارہ: ۲۰) میں شائع کیا جس کا رد حافظ ثناء اللہ صاحب نے ‘‘الصراط’’ (ج ۲: شمارہ: ا، اپریل مئی ۲۰۰۲ء) میں شائع کیا ہے۔

اس رد کا تفصیلی جواب راقم الحروف نے بتیس(۳۲) صفحات پر لکھا جس کا خلاصہ مع فوائد وزیادات درج ذیل ہے:

حدیث اِبن عباس رضی اللہ عنہما پر حافظ ثناءاللہ صاحب نے درج ذیل اطراف سے جرح کی ہے:

امام شیخ الاسلام حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر جرح(۱)

ماہنامہ" الحدیث"(شمارہ: ۱۰) میں یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم کے بنیادی راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ و صحیح الحدیث ہیں۔ایسے راوی کی روایت حسن کے درجے سے نہیں گرتی، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:" ولم ينحط حديثه عن رتبة الحسن" اور ان (حماد) کی حدیث حسن کے درجے سے نہیں گری ہے۔(سیر اعلام النبلاء۷؍۴۴۶) حافظ ثناءاللہ صاحب لکھتے ہیں:"راقم کو حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ثقہ، صدوق اور حسن الحدیث ہونے سے کوئی اختلاف نہیں البتہ سوال یہ ہے کہ کیا ثقہ، صدوق راوی اختلاط کا شکار نہیں ہو سکتا؟"(الصراط ۲؍۱ص ۴۰)

حافظ صاحب کے اس بقلمِ خود تسلیمی اعلان کے بعد شیخ الاسلام حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر جرح مردود ہے، والحمدللہ۔

اختلاط (۲)

حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ اور عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کی روایتیں صحیح مسلم میں موجود ہیں۔(الحدیث: ۱۰ص۱۶) اور یہ قاعدہ ہے کہ صحیحین میں جس مختلط و متغیر الحفظ راوی کے بارے میں کوئی تخصیص ثابت ہو جائے)ابن الصلاح الشہرزوری لکھتے ہیں:" واعلم أن من كان من هذا القبيل محتجاً بروايتة فى الصحيحين أو أحدهما فإنا نعرف على الجملة أن ذلك مما تميز و كان مأخوذاً عنه قبل الإختلاط ، والله أعلم" اور جان لو کہ جو راوی اس قسم کا ہو اور اس کی روایت صحیحین یا کسی ایک میں

بطورِ حجت موجود ہو تو ہم بالجملہ یہ جانتے ہیں کہ اس میں تمیز کیا گیا ہے اور یہ (اس کے) اختلاط سے پہلے اخذ کیا گیا تھا۔ واللہ اعلم۔

(علوم الحدیث مع شرح العراقی ص ٤٦٦، آخر النوع:٦٢ و اِلَیہ اَشَرْتُہ فی "الحدیث" : ١٠ص ١٦ والحمد للہ)

اس قول کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں:

اول: مختلطین کی صحیحین میں جملہ روایات قبل از اختلاط کی ہیں۔

دوم: صحیحین میں مختلطین کے شاگردوں کی ان سے روایات، ان اختلاط سے پہلے کی ہیں۔

یہ دونوں مفہوم صحیح ہیں اور حافظ العراقی کی عبارتوں سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے مثلاً دیکھئے التقیید والایضاح (ص ۴۴۲، ۴۶۰)

تنبیہ (۱): اس قاعدے سے صرف وہی روایتیں مستثنیٰ ہوں گی جن کے بارے میں جمہور محدثین نے یہ صراحت کر دی ہے کہ یہ اختلاط کے بعد کی روایتیں ہیں۔ یاد رہے کہ ہمارے علم کے مطابق کسی ایک محدث سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی، عفان اور سلیمان بن حرب وغیرہم نے حماد بن سلمہ کے (مزعوم) اختلاط کے بعد اُن سے حدیثیں سُنی ہیں بلکہ یحیی بن سعید القطان نے فرمایا: جو شخص حماد بن سلمہ کی حدیث لکھنا چاہتا ہے تو وہ عفان بن مسلم کو لازم پکڑے لے (رحمۃ اللہ علیہم)۔ (الحدیث: ۲۰ ص ۲۱)

تنبیہ (۲): شیخ عبدالرحمن المعلمی کا خیال ہے کہ حماد کا آخری عمر میں سوءِ حفظ (یا اختلاط) سوائے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی نے ذکر نہیں کیا۔ (دیکھئے التنکیل ج ۱ ص ۲۴۲)

تنبیہ(۳): جن محدثین کرام نے اس روایت کو صحیح و قوی قرار دیا ہے اُن کے نزدیک (بشرطِ تسلیمِ اختلاط) یہ روایت حماد نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔

حافظ ثناءاللہ صاحب ابھی تک یہ ثابت نہیں کر سکے کہ فلاں راوی نے حماد کے اختلاط سے پہلے سنا ہے اور فلاں راوی نے حماد کے اختلاط کے بعد سنا ہے، ان کی تحقیق کے لحاظ سے حماد کی ساری روایتیں عدمِ تمیز کی وجہ سے ضعیف ہونی چاہئیں !!۔

تدلیس(۴):

حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر حافظ ثناءاللہ صاحب کی طرف سے تدلیس کا الزام لگادینا علمی میدان میں ثابت نہیں ہے، مقدمہ صحیح ابن حبان کی جس عبارت کو انہوں نے پیش کیا تھا اس کا قائل معلوم نہیں ہے، حافظ صاحب نے کوشش کی ہے کہ وہ یہ قول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کردیں مگر کئی لحاظ سے وہ اس میں کامیاب نہیں رہے، مثلاً:

۱: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے لہٰذا اگر وہ یہ قول صراحتاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب بھی کرتے تو منقطع ہونے کی وجہ سے مردود تھا۔

۲: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب، یا ان سے باسند صحیح، کسی کتاب میں حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر تدلیس کا الزام ثابت نہیں ہے۔

۳: حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح ابن حبان کے مقدمے میں جس پر رد کیا ہے وہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما پر رد کرتا ہے اور یہ عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح بخاری میں بہت

سی روایتیں ہیں لہٰذا یہ مردود علیہ شخص کوئی اور ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ رد کی تمام شقیں ضرور بالضرور صرف ایک شخص کا ہی رد ہیں۔

تنبیہ: راقم الحروف کی تحقیق جدید میں ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق راوی ہیں لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں، یاد رہے کہ ان کا بیان کردہ ترکِ رفع یدین والا اثر محدثین کرام کی تصریحات اور شذوذ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

روایتِ مذکورہ میں حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

۱: سلیمان بن حرب عن حماد: صرح بالسماع (دلائل النبوۃ ۲؍۱۷۴ وتاریخ دمشق ۱۴؍۲۲۸)

۲: عفان بن مسلم عن حماد: صرح بالسماع (احمد: ۲۵۵۳ والاستیعاب ۱؍۳۸۰، ۳۸۱)

۳: حجاج بن المنہال عن حماد: صرح بالسماع (احمد بن جعفر القطیعی فی فضائل الصحابۃ ۲؍۷۸۱ ح ۱۳۸۹، وتاریخ دمشق ۱۴؍۲۲۸) اس تصریحِ سماع کے باوجود حماد مظلوم پر یہاں تدلیس کا الزام مردود ہے۔

لطیفہ: صحیح مسلم (۵۰۰؍۲۰۳) کی ایک روایت "إن أبي و أباک فی النار" میں حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ والی روایت میں حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کی تصریح ہمیں نہیں ملی۔ کیا خیال ہے؟

۴: امام عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ:

صحیحین (بخاری ومسلم) کے بنیادی راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو توڑ مروڑ کر حملہ کرنا ظلمِ عظیم ہے جس کا حملہ آور کو میدانِ حشر میں حساب دینا پڑے گا۔ انشاء اللہ، واللہ غفور رحیم۔

روایت مذکورہ میں دو ثقہ راویوں (سلیمان بن حرب، حجاج بن منہال) نے تصریحِ سماع میں اور چھ ثقہ راویوں (سلیمان بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، حجاج بن المنہال، محمد بن عبداللہ بن عثمان الخزاعی، ابو نصر عبدالملک بن عبد العزیز التمار اور حسن بن موسیٰ الاشیب) نے عفان کی متابعت کر رکھی ہے، اتنی متابعات کے باوجود عفان رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کرنا علمِ حدیث کو گرانے کے مترادف ہے۔

۵: اِضطراب

اس روایت میں حماد کے چھ ثقہ شاگرد (سلیمان بن حرب، عفان، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن عبداللہ الخزاعی اور حجاج بن منہال) ''قتل ذالک الیوم'' ونحوالمعنٰی الفاظ بیان کرتے ہیں۔

ساتویں شاگرد حسن بن موسیٰ الاشیب کی روایت میں اختلاف ہے۔

۱: عبد بن حمید ''قتل ذالک الیوم'' بیان کرتے ہیں۔ (المنتخب: ۷۰۹)

۲: بشر بن موسیٰ الاسدی ''قتل قبل ذلک بیوم'' (المستدرک: ۸۲۰۱)

اصولِ حدیث کا ایک طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ ایک ثقہ راوی کے مقابلے میں اَوثق یا بہت سے ثقہ راویوں کی روایت محفوظ و راجح ہوتی ہے لہٰذا اس حدیث پر اضطراب کا دعویٰ مردود ہے۔

روایات کی مختصر اور جامع تخریج

۱: سلیمان بن حرب

۱: [الطبرانی فی الکبیر ۲۸۲۲، [قد قتل یومئذ] ۱۲۸۳۷ [قتل ذلک الیوم]

۲:احمد بن جعفر القطیعی فی زوائد فضائل الصحابۃ (۲؍۷۸۴ح۱۳۹۶)[قتل فی ذالک الیوم]

۳:البیھقی فی دلائل النبوۃ (۶؍۴۷۱) و حماد بن سلمۃ صرح بالسماع عندہ [قد قتل ذالک الیوم]

۴:ابن عسا کر فی تاریخ دمشق (۱۴؍۲۲۸)و حماد صرح بالسماع عندہ[فوجد وہ قتل یومئذ]

۲:عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۱:احمد فی مسندہ(۲۵۵۳) و فضائل الصحابۃ (۲؍۷۷۹ح۱۳۸۱) حماد صرح بالسماع [فوجد وہ قتل فی ذالک الیوم]

۲:ابن عبدالبر فی الاستیعاب (۱؍۳۸۰،۳۸۱من طریق ابن ابی شیبہ) حماد صرح بالسماع [فوجد قد قتل فی ذالک الیوم]

۳:عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ

احمد فی مسندہ(۲۱۲۵) و فضائل الصحابۃ (۲؍۷۷۸ح۱۳۸۰) [فوجد ناہ قتل ذلک الیوم]

۴: محمد بن عبداللہ بن عثمان الخزاعی رحمۃ اللہ علیہ

الخطیب فی تاریخہ(۱؍۱۴۲) [فإذا ھو فی ذالک الیوم قتل]

۵: حجاج بن المنہال رحمۃ اللہ علیہ

۱: الطبرانی فی الکبیر(۳؍۱۱۰ح ۲۸۲۲، [فوجد قتل ذالک الیوم]۱۲ ؍۱۸۵ح ۱۲۸۳۷[فوجد قد قتل یومئذ]

۲: احمد بن جعفر القطیعی فی زوائد فضائل الصحابة (۲؍۷۸۱ح۱۳۸۹)حماد صرح بالسماع [فوجد وہ قتل یومئذ]

۳: ابن عسا کر فی تاریخ دمشق (۱۴؍۲۲۸)حماد صرح بالسماع[فوجدوہ قتل یومئذ]

۶: ابو نصر (عبدالملک بن عبدالعزیز القشیری) التمار

ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات(ح۱۳۰) [قتل فی ذالک الیوم]

۷: حسن بن موسیٰ الاشیب

۱: عبد بن حمید فی مسندہ کما فی المنتخب (ح۷۰۹، قلمی ص۹۷) [قتل ذلک الیوم]

۲: الحاکم فی المستدرک (۴؍۳۹۷،۳۹۸ح۸۲۰۱)[قتل قبل ذالک بیوم]

منتخب مسندِ عبد بن حمید کا انکار

حافظ ثناءاللہ صاحب "المنتخب من مسند عبد بن حمید" کا عملی انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور منتخب کو اصل پر ترجیح نہیں دی جاسکتی" (الصراط، جدید ص ۴۳) "

عرض ہے کہ اگر حافظ صاحب کو عبد بن حمید کی المسند الکبیر کا نسخہ کہیں سے مل گیا ہے تو وہ پیش کریں ورنہ منتخب مسند عبد بن حمید مطبوع و مخطوط مُصَوَّر ہمارے پاس موجود ہے، اس میں یہ حدیث اسی طرح لکھی ہوئی ہے جیسا کہ میں نے پیش کی ہے۔ لہٰذا یہاں اصل پر منتخب کی ترجیح کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ المنتخب والی کتاب بالاتفاق علماء کے درمیان مشہور رہی ہے مثلاً دیکھئے التقیید لابن نقطہ (ص۳٦ت ۱۱) سیر اعلام النبلاء(۱۲/ ۲۳۵، ۲۳٦) تاریخ الاسلام للذہبی (۱۸/ ۳۴۱)اورالمعجم المفہرس لابن حجر(ص۱۳۴رقم: ۴۸۲) وغیرہ۔

اس کی سند بھی موجود ہے جس کا کوئی راوی ضعیف نہیں۔

پتا نہیں حافظ صاحب اس عظیم الشان کتاب کا کیوں انکار کر رہے ہیں؟

''امامِ حاکم'' لازوال قوت یادداشت کے مالک:

راقم الحروف نے المستدرک کی اکلوتی روایت جو کہ چھ +۱=سات ثقہ راویوں کے خلاف ہے، کے بارے میں دو احتمالات لکھے تھے جن کا خلاصہ یہ ہے:

۱: یہ روایت ثقہ راویوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ یعنی مردود ہے۔

۲: ممکن ہے کہ '' قبل'' کا لفظ کاتب، ناسخ یا بذاتِ خود امام حاکم کا وہم ہو۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث: (۲۰ص ۲۲)

اس کے جواب میں حافظ ثناءاللہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ '' جبکہ امام حاکم لازوال قوت یادداشت کے مالک تھے۔ ایک مضبوط حافظہ کے مالک امام کو وہم کا شکار قرار دیا جائے۔ یہ تو سیدھا سادھا امام حاکم پر جارحانہ حملہ ہے'' (الصراط، جدید ص۴۳)

حافظ ثناءاللہ ضیاء صاحب کا یہ بیان انتہائی عجیب و غریب ہے۔ المستدرک کے اوہام اہلِ علم پر مخفی نہیں ہیں، بعض جگہ مطبعی اَخطاء (غلطیاں) ہیں اور بعض مقامات پر خود امام حاکم کو اوہام ہوئے ہیں۔ مثلاً دیکھئے المستدرک (۱؍۱۴۶ ح ۵۱۹) اور التلخیص الحبیر (۱؍۲۷ ح ۷۰)

حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں: " وذكر بعضهم أنه حصل له تغير و غفلة فى آخر عمره"

اور بعض نے یہ ذکر کیا ہے کہ انہیں (حاکم کو) آخری عمر میں تغیر اور غفلت لاحق ہو گئی تھی۔۔۔ (لسان المیزان ۵؍۲۳۳)

امام حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ تو خطائے کثیر اور اختلاط کا شکار ہوں اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ "لازوال قوت یادداشت کے مالک" سبحان اللہ! کیسا زبردست انصاف ہے۔

متن کی دوسری صحیح احادیث سے مخالفت

خواب کے واقعے کو حقیق زندگی پر محمول کرتے ہوئے حافظ ثناءاللہ صاحب نے اس حدیث کے متن کو دوسری احادیث سے ٹکرانے کی کوشش کی ہے۔ عرض ہے کہ اس حدیث کو حاکم، ذہبی، بوصیری، ابن کثیر، البانی (رحمۃ اللہ علیہم) اور دیگر علماء نے صحیح و قوی قرار دیا ہے، وہ اس کے متن کو دوسری صحیح احادیث کے خلاف نہیں سمجھتے مگر حافظ ثناءاللہ صاحب ضرور سمجھتے ہیں، ہمارے علم کے مطابق کوئی ایک محدث یا معتبر عالم ایسا نہیں ہے جس نے اس حدیث کو ضعیف و منکر اور صحیح احادیث کے مخالف قرار دیا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جنت میں عالمِ برزخ میں موجود ہیں۔ اس دنیا میں، وفات کے بعد دنیوی جسم و دنیوی زندگی کے ساتھ آپ کی تشریف آوری ثابت نہیں، یہ خواب ایک مثال ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو انتہائی مظلومانہ انداز میں شہید کیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیٹے (

نواسے) کی مظلومانہ شہادت پر بہت زیادہ غمگیں ہوئے، اس کے علاوہ باقی جو کچھ ہے وہ حافظ ثناءاللہ صاحب کی فلسفیانہ موشگافیاں ہیں جن کے ذریعے حسن لذاتہ (صحیح) حدیث کو بلڈوز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خطائے کثیر یا کثیر الخطاء

امام حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر خطائے کثیر کی جرح ہو یا خطائے قلیل کی، کثیر الخطاء کی جرح ہو یا قلیل الخطاء کی، یہ سب جرحیں جمہور محدثین کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہیں، جس ثقہ وصدوق راوی کی کسی روایت میں محدثین کرام کی صراحت سے وہم و خطا ثابت ہو جائے تو اس وہم و خطا کو چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن باقی تمام روایات میں وہ راوی صحیح الحدیث و حسن الحدیث ہی رہتا ہے، روایتِ مذکورہ کے بارے میں کسی ایک محدث یا امام سے یہ ثابت نہیں ہے کہ اس روایت میں حماد کو غلطی لگی ہے۔

تنبیہ: محدثین کرام کے نزدیک جس راوی کی غلطیاں زیادہ ہوں تو اس کی حدیث ترک کر دی جاتی ہے یعنی ایسا راوی ضعیف و متروک ہوتا ہے۔ دیکھئے الکفایۃ (ص۱۴۳) والمحدث الفاصل (ص۴۰۶ فقرہ: ۴۲۲) الرسالہ للشافعی ص۳۸۲ فقرہ: ۱۰۴۴) اور الجرح والتعدیل (۲؍۳۲ عن شعبۃ وسندہ صحیح) حدیث کے ادنی طالب علموں کو بھی یہ معلوم ہے کہ محدثین کرام نے حماد بن سلمہ کی احادیث کو ترک نہیں کیا لہٰذا ثابت ہوا کہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ پر ''خطائے کثیر'' والی جرح کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ سرے سے مردود ہے۔

حماد بن سلمہ اور صحیح بخاری

حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح بخاری میں شواہد و متابعات میں درج ذیل انیس (۱۹) روایات موجود ہیں: ۱۴۲، ۲۶۳، ۷۳۹، ۱۰۴۸، ۱۷۲۲، [۲۳۶۳تابعہ حماد۔۔۔]، ۲۷۳۰، ۲۸۳۹، ۲۸۴۵، ۲۸۷۲، [۳۳۰۸، تابعہ حماد۔۔۔]، ۳۸۰۵، ۴۱۹۲، ۴۲۵۶، ۴۳۲۰، ۵۰۶۱، ۵۴۷۱، ۵۵۸۸، ۶۴۴۰

صحیح بخاری میں راوی یا روایات کا عدمِ ذکر

صحیح بخاری میں کسی راوی سے روایت نہ ہونا اس کی قطعاً دلیل نہیں ہے کہ وہ راوی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ضعیف ہے اور اسی طرح صحیح بخاری میں کسی روایت کا نہ ہونا اس کی دلیل نہیں کہ یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ضعیف ہے، بخاری و مسلم نے صحیح روایات یا ثقہ راویوں کے کلی استیعاب کا قطعاً دعویٰ نہیں کیا۔

کسی روایت پر محدثین کا سکوت کرنا یا صحیح کا حکم نہ لگانا اس کی دلیل نہیں کہ وہ روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

زیر بحث سند من و عن صحیح مسلم میں

حماد بن سلمۃ عن عمار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما'' کی سند سے مروی روایت شہادت حسین رضی اللہ عنہ، جیسی سند من و عن اور'' بعینہ صحیح مسلم میں موجود ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۳، ۲۳۵۳و ترقیم دارالسلام: ۶۱۰۴)

ایسی ایک سند کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ '' حسن غریب'' قرار دیتے ہیں۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۳۰۴۴)

حدیثِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ اور مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

حدیثِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کو مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے زوائدِ مسند احمد کی تحقیق میں حسن قرار دیا ہے، اس سلسلے میں اصحابِ مکتبہ اثریہ فیصل آباد یا خود مولانا اثری حفظہ اللہ سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

خواب کا ظاہری مفہوم

نبی ﷺ نے (ایک دفعہ) خواب میں گائیں (ذبح ہوتی ہوئی) دیکھی تھیں، دیکھئے صحیح البخاری (۷۰۳۵) جس کی تعبیر یہ نکلی کہ اُحد میں (ستر کے قریب) صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہم)

ایک دفعہ آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی قمیص گھسیٹ رہے ہیں۔

(صحیح البخاری: ۲۳ و صحیح مسلم: ۲۳۹۰ و ترقیم دارالسلام: ۶۱۸۹)

اگر کوئی آدمی اس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ قمیص وغیرہ (زمین پر) گھسیٹ کر چلنا بالکل درست ہے یا وہ اس حدیث کو دوسری احادیث سے ٹکرانے کی کوشش کرے تو اہلِ علم کے نزدیک یہ حرکت انتہائی غلط اور قابل مذمت ہو گی، بعینہ یہی معاملہ حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہما والے خواب کا سمجھ لیں یعنی اس سے مراد غم و افسوس کی حالت ہے اور بس۔

حاکم کا کسی روایت کو علیٰ شرط الشیخین یا علیٰ اُحدھما کہنا

حاکم (وذہبی) رحمۃ اللہ علیہما کا کسی روایت کو علیٰ شرط الشیخین یا علیٰ اَحدہما کہنا تین طرح پر ہے:

۱: اس روایت کے راویوں سے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بطورِ حجت (یا بطورِ استشہاد و متابعات) روایت لی گئی ہے۔

۲: ان جیسے راویوں سے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بطورِ حجت (یا بطورِ استشہاد و متابعات) روایت لی گئی ہے، اس صورت میں المستدرک کے راویوں کا صحیحین یا احدہما میں موجود ہونا ضروری نہیں۔

۳:اس خاص سند سے صحیحین میں بطورِ حجت (یابطورِ استشہاد ومتابعات) روایت لی گئی ہے۔اگر یہ مراد لیا جائے تو حاکم کو کئی اوہام ہوئے ہیں۔

بحث کا اختتام

شیخ الاسلام حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ روایتِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ بلحاظِ سند و متن حسن لذاتہ (صحیح) ہے، حافظ ثناء اللہ ضیاء صاحب اس روایت کا ضعیف و منکر ہونا ثابت نہیں کر سکے ہیں، اس سلسلے میں اُن کی ساری جدوجہد کا خلاصہ حماد بن سلمہ، عفان بن مسلم اور المنتخب من مسند عبد بن حمید (وغیرہ) (رحمۃ اللہ علیہم) پر جرح ہے، حافظ صاحب کے شبہات اور غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے علمائے حدیث مثلاً: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ وغیرہ کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے، قارئین کرام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں ماہنامہ الحدیث حضرو کا شمارہ نمبر: ۱۰ اور شمارہ نمبر: ۲۰ کا بھی مطالعہ کریں۔ وما علینا إلا البلاغ (۲۲ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Shahadat-e-Syedina Hussain رضی اللہ عنہ Aur Baz Galat Fahmiyon ka Ezala

Az Qalam:
Abu Tahir Hafiz Zubair Ali Zai رحمۃ اللہ علیہ